صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 18 جون 2019ء بمطابق 14 شوال 1440ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چوبیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ○ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ
اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ
نَّشَاۗءُ ۚ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔

(ترجمہ): میں کچھ اپنے نفس کی براءَت نہیں کر رہا ہوں، نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔ بادشاہ نے کہا "اُنہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کو اپنے لئے مخصوص کر لوں" جب یوسفؑ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا "اب آپ ہمارے ہاں قدر و منزلت رکھتے ہیں اور آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے۔ یوسفؑ نے کہا، "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔ اِس طرح ہم نے اُس سرزمین میں یوسفؑ کے لئے اقتدار کی راہ ہموار کی وہ مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا۔ اور آخرت کا اجر اُن لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Item No. 03 and No. 02. 'Leave Applications'-----

(Pandemonium)

Mr. Speaker: 'Leave Applications', 'Leave Applications', item No. 02, 'Leave Applications': Haji Anwar Hayat Khan, MPA, for today. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 03, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Babar Saleem Swati;
2. Mr. Arshad Ayub Khan;
3. Pir Fida Muahammad Khan; and
4. Maulana Lutf-ur-Rehman.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Constitution of the 'Committee on Petitions', item No 4. In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Pir Fida Muhammad Khan;
2. Mr. Shafi Ullah;
3. Mr. Muhammad Zahoor;
4. Mr. Sardar Khan;
5. Mr. Laiq Muhammad Khan; and
6. Miss Asiya Asad.

Item No. 06-----

(Interruption)

جناب سپیکر: آج تو بجٹ سپیچ ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں بجٹ سپیچ میں کوئی اور بزنس نہیں ہوتا۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بجٹ سپیچ میں کوئی اور بزنس نہیں ہوتا، میں Rule quote کرتا ہوں 139 Clause, "the only proceeding with reference to the Budget on the day which the budget is presented shall be the speech of the Finance Minister when presenting it"، میری گزارش ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میری گزارش ہے کہ آپ تشریف رکھیں، آج بجٹ سپیچ ہے۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! جس طرح وفاقی حکومت نے بجٹ پیش کرنے سے پہلے آصف علی زرداری کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے تو یہ حربے جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہیں اور یہ آپ کی حکومت کو چاہیئے کہ ان کے پروڈکشن آرڈرز جاری کریں۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! آپ Senior politician ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ آج صرف بجٹ کا بزنس ہے، آپ مہربانی کریں، آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں نے آرٹیکل کی Clause quote کی ہے آج کوئی اور بزنس نہیں ہو سکتا، صرف فنانس منسٹر بجٹ سپیچ کریں گے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کوئی اور بزنس نہیں ہوگا، آج کوئی اور بزنس نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، بجٹ میں آپ کو موقع ملے گا سپیچ کرنے کا۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: آج اسد قیصر صاحب کو کہنا چاہتے ہیں کہ وہ زرداری صاحب کے پروڈکشن آرڈرز جاری کریں۔

(تالیاں)

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! دیکھیں جی رات کے بارہ بجے عمران نے جو تقریر کی، وہ ایک ایسی تقریر تھی جو کہ آج۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: درانی صاحب! بجٹ میں آپ کو موقع ملے گا۔

(شور)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the Financial Year 2019-20.

(Applause)

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I wish to lay before the Provincial Assembly, the Annual Budget Statement for the financial year 2019-20.

(شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے نعرہ بازی کی جارہی ہے)

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2019-20 کا پیش کیا جانا

(سیکشن 1: ابتدائیہ)

وزیر خزانہ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

جناب سپیکر!

☆ یہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ پہلی مرتبہ اس معزز ایوان کے سامنے ایک نئے اور بڑے خیبر پختونخوا کا بجٹ پیش کیا جارہا ہے۔ اس تاریخی بجٹ کو پیش کرنا میرے لئے انتہائی اعزاز اور فخر کی بات ہے۔

☆ آج ضم شدہ قبائلی اضلاع ہے عوام کو پختونخوا میں خوش آمدید کہنے کے لئے نہایت موزوں موقع ہے اور وہ دن بھی دور نہیں جب ہم ان کے نمائندوں کو بھی اس ایوان میں خوش آمدید کہیں گے۔ (تالیاں) یہ انضمام نہ صرف اس صوبے کے لئے بلکہ پورے ملک کے لئے سب سے اہم ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔

(شور)

☆ آج میں آپ کے سامنے نہایت ذمہ داری اور فخر کے ساتھ اس صوبے کا بجٹ پیش کر رہا ہوں جس کی سرحدیں اب افغانستان کے ساتھ ملتی ہے اور جس میں مزید 50 لاکھ ہمارے ہم وطن شمالی اور جنوبی وزیرستان، کرم، اورکزئی، خیبر، مہمند اور باجوڑ کے قبائلی اضلاع سے شامل ہو چکے ہیں۔ (ہمت، بہادری، سچائی، عزت اور محنت ہماری مشترکہ اقدار ہیں اور اگر ہم ان پر عمل کریں تو یقین کر لیں کہ ہم آسمان کو بھی چھو سکتے ہیں)۔

☆ میں اس معزز ایوان کے اراکین سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ آئیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے، جماعتی اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر اپنے ضلع اور اپنے حلقے سے ہٹ کر سوچیں کیونکہ اگر یہ صوبہ ترقی کرے گا تو آپ کا ضلع ترقی کرے گا، (تالیاں) آپ کا شہر ترقی کرے گا، آپ کا گاؤں ترقی کرے گا، سارا پاکستان ترقی کرے گا اور یہ صوبہ ایک عظیم صوبہ بنے گا۔

جناب سپیکر!

(مداخلت اور شور)

۲۔ (اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں)۔

☆ الفاظ سے ملک نہیں بدلتے، تقریر سے بھی ملک نہیں بدلتے چاہے وہ بجٹ تقریر ہی کیوں نہ ہو۔ عمل بھی ضروری ہے، ہم نے کام کیا ہے، محنت کی ہے، اب ہم آپ کو اس محنت کا ریزلٹ بتائیں گے۔

(تالیاں)

☆ 900 ارب روپے (شور) اس نئے اور بڑے صوبے کا پہلا بجٹ۔ 693 ارب روپے سدرن ڈسٹرکٹس کے لئے اور 162 ارب روپے قبائلی اضلاع کے لئے۔ 45 ارب کا سرپلس بجٹ وفاقی حکومت کی درخواست پر۔

☆ 319 ارب روپے کا ڈیویلپمنٹ بجٹ، ریکارڈ ترقیاتی بجٹ۔

(تالیاں)

☆ پنجاب کے 350 ارب روپے سے صرف 31 ارب روپے کم اور

☆ سندھ کے 284 ارب روپے سے 40 ارب روپے زیادہ۔ (تالیاں)

☆ Settled area کے لئے 236 ارب روپے اور

☆ ضم شدہ قبائلی اضلاع کے لئے 83ارب روپے۔

یہ دونوں ریکارڈ بجٹ ہے، ان شاء اللہ اس پیسے سے پورا صوبہ ترقی کرے گا۔

(تالیاں)

(سیکشن 2: یہ بجٹ کیسے منفرد ہے)

(پانچ چیزیں جو اس بجٹ کو منفرد کرتی ہیں)۔

☆ اس سے پہلے کہ میں مزید تفصیل میں جاؤں، میں ان پانچ چیزوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اس بجٹ کو منفرد بناتی ہیں۔(اپنی پچھلی بجٹ تقریر میں میں نے اس صوبے کی فنانشل سمت متعین کرنے کے لئے جن چیزوں کا ذکر کیا تھا، یہ پانچ چیزیں اسی کا تسلسل ہیں)

یہ وہ بجٹ ہے جس میں:

ا۔ ہم نے حکومتی اخراجات پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

۲۔ یہ وہ بجٹ ہے جس میں ہم نے اپنی آمدن میں اضافے کا مستقل سفر شروع کر دیا ہے۔

۳۔ یہ وہ بجٹ ہے جس میں ہم نے ترقیاتی بجٹ کا نہ صرف حجم بڑھایا ہے بلکہ Throw forward میں بھی ریکارڈ کمی لائی ہے۔

۴۔ ہم نے حقیقی معنوں میں اپنی ترجیحات پر ان جگہ پیسہ لگایا ہے جہاں سے اس صوبے کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو اور

۵۔ ہم نے قبائلی اضلاع سے کیا ہوا وعدہ یقینی معنوں میں پورا کیا ہے۔

اب ان نکات پہ میں تھوڑی سی تفصیل بتاؤں گا۔

اخراجات میں کمی (تنخواہوں کی مد میں):

☆ پہلا پوائنٹ۔اخراجات میں کمی۔

☆ ایک مشہور مصنف نے کہا تھا کہ "دنیا کو تو ہر کوئی بدلنے کا سوچتا ہے اپنے آپ کو کوئی نہیں بدلتا"۔

☆ یہ حکومت، محمود خان کی حکومت اور اس کی کابینہ شروعات اپنے آپ سے کرے گی۔

☆ وفاقی کابینہ نے اپنی تنخواہ میں دس فیصد کمی کی، یہ کابینہ بارہ فیصد کمی کرے گی۔

☆ جناب سپیکر! گریڈ20، گریڈ21اور گریڈ22 کے آفیسرز اور وہ آفیسرز جن کو خاطر خواہ الاؤنس ملتا ہے، ان کی تنخواہوں میں ایسے مشکل سال میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا لیکن

☆ جو زیادہ جونیئر گریڈز کے ہیں، گریڈ 17، 18 اور 19 کے ملازمین کی تنخواہوں میں ایڈہاک ریلیف الاؤنس پانچ فیصد زیادہ کی جائے گی اور گریڈ16 اور اس سے کم کی ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ کیا جائے گا ایڈہاک ریلیف الاؤنس میں۔

☆ یہ اقدامات ضروری ہیں، اخراجات میں کمی تو ہمیشہ ضروری تھی، ایسے مشکل حالات میں اور بھی، زیادہ تنخواہ تو سب کو چاہیئے، زیادہ تنخواہ تو سب کو چاہیئے لیکن

☆ ہمیں سب سے پہلے ان لوگوں کا سوچنا ہے جو ان دیہات میں رہتے ہیں، وہ غریب جن کے پاس سرکاری نوکری بھی نہیں ہے۔

☆ وہ لوگ جن کو پینے کا صاف پانی دینا ہے۔

☆ روڈ دینا ہے۔

☆ اپنے بچوں کے لئے سکول میں ایک ایکسٹرا ٹیچر دینا ہے۔

☆ ان کو BHU میں دوائی اور ڈاکٹر دینا ہے۔

ہم سب سے پہلے ان لوگوں کا خیال رکھیں گے پختونخوا کے ہر ضلع میں۔

جناب سپیکر!

☆ ہم نے مجموعی حکومتی اخراجات میں کمی لانے کی بھرپور کوشش کی ہے اور اس کا ریزلٹ بھی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

☆ Settled اضلاع میں جاری اخراجات میں پچانوے ارب روپے کی بچت کی ہے اور وہ ترقیاتی بجٹ میں شامل کیا ہے کبھی نہیں ہوا۔

☆ ایسی ایک کاوش ضروری تھی کیونکہ Settled districts کے جاری اخراجات میں تشویش ناک اضافہ ہو رہا تھا۔

☆ میرے لیے جو چیز اس سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ ان شاء اللہ اس سال اس سے بھی زیادہ کر سکتے ہیں۔

(ریٹائرمنٹ):

جناب سپیکر!

☆ اس بجٹ میں اضافے کا ایک اہم جز ریٹائرمنٹ قوانین میں ترمیم ہے۔ کابینہ نے ریٹائرمنٹ کی عمر کو 63 سال کرنے اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے لئے 25 سال کی سروس یا پچپن سال کی عمر، جو بھی بعد میں آئے، کی تجویز منظور کرلی ہے۔ ریٹائرمنٹ کی عمر کا ہمیشہ سے Life expectancy سے تعلق رہا ہے۔ مثلاً

1947 میں Life expectancy، 45 سال تھی تو ریٹائرمنٹ کی عمر 50 سال تھی۔ 1973 میں Life expectancy، 55 سال تھی تو یہاں پہ 55 سال لکھا ہے لیکن Actually 60 سال تھی ریٹائرمنٹ۔ 1973 کے بعد 46 سال ہوگئے لیکن ریٹائرمنٹ کی عمر نہیں بڑھی، تو مجھے فخر ہے کہ خیبر پختونخواہ وہ پہلا صوبہ ہے جس نے سول سروسز ریفارمز کا آغاز کیا ہے اور یہ نہایت ضروری قدم لیا ہے۔ یہ فیصلہ راتوں رات بھی نہیں کیا گیا، سوچ کیا گیا ہے، Experts کی Opinion لی گئی ہے، ساری دنیا اس طرف جارہی ہے۔ اس سے ہمیں ہر سال غریبوں کے لئے 30 ارب روپے بچیں گے جو ہم نے ڈویلپمنٹل بجٹ میں ڈالے ہیں۔ ہر سال ہزاروں لوگ قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر پوری پنشن بھی لیتے ہیں اور اس کے بعد پرائیوٹ سیکٹر سے دوسری تنخواہ بھی۔ یہ آپ کا پیسہ ہے، عوام کا پیسہ ہے، کیا یہ اس کا صحیح استعمال ہے؟

دو مزید چیزیں

☆ اول، نوجوانوں کے لئے پیغام۔ اس فیصلے سے روزگار کے نئے مواقع کم نہیں ہوں گے ان شاء اللہ۔ ان شاء اللہ اس سال ہم ریکارڈ بھرتی کریں گے، یاد رکھے یاد رکھے

☆ 65 لاکھ کی لیبر فورس میں صرف دس ہزار لوگ ریٹائر ہوتے ہیں، 0.1 فیصد

☆ اور ہر سال یہ خالی پوسٹ بھرتے بھی نہیں ہے کیونکہ ریکروٹمنٹ نئی پوسٹ سے بنتی ہے، ان شاء اللہ اس سال ہم

☆ Settled districts میں تیس ہزار اور

☆ قبائلی اضلاع میں سترہ ہزار ریکروٹمنٹ کریں گے اور سب سے زیادہ نوکریاں پیدا کریں گے اور اس سے بھی زیادہ یہ جو بچا ہوا پیسہ ہے، اس سے پرائیوٹ سیکٹر میں بھی چالیس سے پچاس ہزار نوکریاں بنے گی۔

☆ دوئم، کسی کی پروموشن پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ ہم اس کے بعد پروموشن کے قوانین پہ بھی کام کریں گے اور اس کو Performance based بنائیں گے۔

☆ یہ ایک ایسے نئے کلچر کے آغاز کی بھی ابتداء ہے جہاں ہر فرد کی خواہش صرف سرکاری نوکری نہ ہو، اس کے پاس چوائس ہو۔ دنیا کا کوئی ملک بھی پرائیویٹ سیکٹر کی Participation کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ ان شاء اللہ اس تبدیلی کا آغاز بھی پاکستان میں خیبرپختونخوا سے ہوگا۔ آخر میں پرائیوٹ سیکٹر میں مزدوروں کی معاشی ضمانت کے لئے کم سے کم اجرت پندرہ ہزار روپے سے بڑھا کر سترہ ہزار پانچ سو روپے ماہوار کرنے کا اعلان بھی کرتا ہوں۔

(آمدن میں اضافہ، ہمارے عزم کا عکاس):

☆ دوسرا پوائنٹ، اب میں آمدن میں اضافے پر بات کروں گا۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے بیشتر اراکین نے ایوان سے واک آوٹ کیا)

<u>وزیر خزانہ:</u> ☆ وسائل پیدا کرنا اور اس کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔

☆ پاکستان کی ٹیکس ٹو جی۔ڈی۔پی شرح صرف 12.9 فیصد ہے جبکہ (ترقیاتی یافتہ ممالک میں یہ 30% سے اوپر ہے)

☆ انڈیا میں یہ شرح 18 فیصد جبکہ

☆ ترقیاتی ممالک میں یہ 30 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔

☆ پچھلے سال ہم نے خیبرپختونخوا ریونیو اتھارٹی میں اس وجہ سے اصلاحات کی ابتداء کی اور

☆ صرف گیارہ مہینے میں KPRA کی Non-telecom sector کا ریونیو 49 فیصد بڑھا ہے، یہ بھی کافی نہیں

☆ اس لئے 2019-20 کے لئے ہم نے اپنے محصولات کے حدف میں اضافہ کیا ہے اور 53.4 ارب کا سب سے زیادہ ٹارگٹ دیا ہے جو کہ پچھلے سال کی پرفارمنس سے 54 فیصد زیادہ ہے اور ان شاء اللہ

☆ سال 2023 تک ہم اپنے محصولات کا حدف 100 ارب روپے سے بھی بڑھائیں گے اور ہم یہ Tax base کو بڑھا کر بڑھائیں گے۔

☆ درحقیقت بہت ساری جگہوں میں ہم ٹیکسز اور فیس کو کم کر رہے ہیں۔

☆ مثلاً KPRA کے لئے ہم نے کل 58 Taxable services میں سے 28 ٹیکسز

15 پرسنٹ کے سٹینڈرڈ ریٹ سے کم کیے ہیں جس میں مخصوص ریسٹورنٹس، شادی ہالز، پراپرٹی ڈیلرز، الیکٹرانک میڈیا، کال سنٹرز، بیوٹی پارلرز، جمز اور خاص طور پر Online businesses اور Ride hailing services etc شامل ہے تاکہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی مزید نوکریاں بڑھے۔

☆ ہم باقی سیکٹرز میں بھی، ہم باقی سیکٹرز میں بھی جہاں جہاں ممکن ہے ٹیکسز اور فیس میں کمی کر رہے ہیں۔

☆ خاص طور پہ ٹرانسپورٹ سیکٹر میں فیس پنجاب کے برابر کر کے وہ سیکٹر جو اس صوبے کے لئے خاص معنی رکھتا ہے، اس کو دوبارہ سے Competitive بنا رہے ہیں۔

(ترقیاتی بجٹ کے حجم و وسعت میں اضافہ):

- تیسری بات، ترقیاتی بجٹ میں اضافہ۔
- اس سال کے شروع میں ہمارے لگائے ہوئے اندازوں سے واضح ہو رہا تھا کہ اگر بروقت اصلاحات نہ کی جاتیں تو ہمارا ترقیاتی بجٹ جاری سال کے مقابلے میں 36 فیصد کم ہوتا اور صرف 119 ارب روپے ہوتا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو ہمارا چھ سال کا Throw forward دس سال سے بھی بڑھ جاتا لیکن
- آپ کی حکومت نے صرف 95 ارب روپے جاری اخراجات سے بچت کر کے ترقیاتی بجٹ میں نہیں ڈالے بلکہ 1380 پراجیکٹس، ایک ایک کو دیکھ کے Settled districts کا Throw forward چھ سال سے کم کر کے 3.9 سال کر دیا ہے۔
- آج 190 ارب روپے کے نئے پراجیکٹس ڈالنے کے باوجود یہ Throw forward چار سال سے کم ہے۔
- ہم نے نئی پراجیکٹس کی سلیکشن کو بھی بہتر کیا ہے۔
  - کیا زمین، آفس اور گاڑیوں پر خرچہ عوامی فلاح ہے؟
  - ہم نے ایسا خرچہ بھی بہت حد تک کم کیا ہے اور
- قبائلی اضلاع کا اے ڈی پی ملا کر کل 319 ارب روپے کا اے ڈی پی کسی انقلاب سے کم نہیں ہے۔

(درست ترجیحات پر خرچنا)۔

- چوتھی بات۔ کافی عرصے سے ہم Fixed percentage سے ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے فنڈز دیتے تھے اے ڈی پی میں جو کہ بالکل صحیح طریقہ نہیں ہے۔
- اس سال ہم نے ترجیحات کی بنیاد پر فنڈنگ کی ہے تعلیم اور صحت سب سے بڑے ترجیحات ہیں اور انکو سب سے زیادہ فنڈنگ ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ روڈز اور واٹر وہ سیکٹرز ہیں جن میں ہمیشہ spendingزیادہ ہوتی ہے۔
- ان بیان کیے گئے سیکٹرز کے علاوہ میں ان سیکٹرز کا بتاتا ہوں جن کو اضافی بجٹ دیا گیا ہے:
  - ٹورازم، یوتھ اور سپورٹس کے لئے ترقیاتی بجٹ۔۔۔۔

(شور و قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> ظفر اعظم صاحب تشریف رکھیے پلیز، پلیز تشریف رکھیے۔

<u>وزیر خزانہ:</u> 5.9ارب روپے کیا گیا ہے جو کہ 136 فیصد اضافہ ہے۔

- Urban developmentکے لئے 6.7ارب، 67%زیادہ
- زراعت کے لئے 4.2ارب، 63%زیادہ۔
- سائنس ٹیکنالوجی اور آئی ٹی کے لئے 64 کروڑ، 62%زیادہ،
- جنگلات کے لئے 4.8ارب، 43%زیادہ۔
- انڈسٹری کے لئے 1.5ارب، چالیس فیصد زیادہ، اور
- اعلیٰ تعلیم کے لئے 5.7ارب، چالیس فیصد زیادہ اور اس سے زیادہ ہم نے کوشش کی ہے اور آپ اے ڈی پی میں دیکھ سکتے ہیں کہ ہر سیکٹر، ہر ضلع کو، ہر ڈویژن کو پیسہ ملا ہے اور
- پہلی بار صوبے کے سب سے پسماندہ ترین اضلاع کے لئے 1.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ان اضلاع میں کولئی پالس، بٹگرام، ٹانک، کوہستان اپر، شانگلہ، چترال اپر، ولوئر اور ہنگو شامل ہیں۔ اس کے ساتھ تورغر کے لئے بھی ایک سپیشل پیکج ہے تو پسماندہ اضلاع کو سب سے پہلے دیکھا گیا ہے۔

(قبائلی اضلاع کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی تکمیل):

جناب سپیکر!

آخری پوائنٹ، قبائلی اضلاع کے عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کے لئے اس سال قبائلی اضلاع کا بجٹ 55 ارب روپے سے بڑھا کے 162 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

(تالیاں)

- اس میں دس سالہ ترقیاتی پلان کے لئے کل 83 ارب روپے شامل ہیں۔
  - 24 ارب روپے کرنٹ بجٹ کو جا رہے ہیں جس میں 17 ہزار نئے Jobs لیویز اور خاصہ دار کی ریگولرائزیشن اور مزید اخراجات ہیں اور
  - 59 ارب روپے کا اے ڈی پی میں اضافہ ہو رہا ہے جو کہ کل 83 ارب روپے بن جاتا ہے۔
- مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ خیبر پختونخوا نے اپنے بجٹ میں سے قبائلی اضلاع کے لئے 3 فیصد شیئر 11 ارب روپے دیئے اور وفاقی حکومت نے بھی اپنے بجٹ میں سے تین فیصد اور 27 ارب روپے دیئے، اس کے لئے میں پرائم منسٹر، چیف منسٹر، آرمی اور
- آرمڈ فورسز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں بالخصوص چونکہ انہوں نے Voluntarily basis پہ اپنا بجٹ کم کیا تاکہ قبائلی اضلاع میں ترقی کا دور شروع ہو سکے۔

(تالیاں)

(NHP)

جناب سپیکر! آگے بڑھنے سے پہلے ایک اور بات جو کہ سارے صوبے کے لئے ضروری ہے، نٹ ہائیڈل پرافٹ۔

- یہ صوبہ وہ صوبہ ہے جو کب سے پورے پاکستان کو سستی بجلی فراہم کر رہا ہے۔
- آئین کے آرٹیکل 161 اور اس کے تحت اے جی این قاضی فارمولہ صوبے کو بجلی کے منافع کا حق دیتا ہے اور ہمارے Calculations کے مطابق یہ اماؤنٹ اس سال 129 ارب روپے بنتی ہے لیکن آج تک پینتیس چالیس سال ہو گئے، اس فارمولے کی Implementation نہیں ہوئی، اس لئے ہم:
- یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ وہ موقع ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لئے حل کریں۔ ہم پرائم منسٹر اور Minister of Power, which is son of the soil اور فیڈرل گورنمنٹ کو ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس معاملے میں تعاون کریں۔ ہماری تین درخواستیں ہیں، ایک

☆ ہمارے 34.5 ارب روپے کے بقایا جات ہمیں اس سال دیئے جائیں کیونکہ ان کے نہ ملنے سے ہمارا پورا بجٹ متاثر ہوتا ہے۔

☆ دو، گیس اور تیل کی Payments کی طرح بجلی کا پیسہ بھی ہمیں ماہوار ٹرانسفر کیا جائے اور

☆ تین، ہمیں اے جی این قاضی فارمولہ کے تحت بجلی کے Net Hydel Profit کی Payment کی جائے۔ ہمیں صرف بیٹھنا ہیں، بہت سے طریقے ہیں ان شاء اللہ حل نکل آئے گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ بھی عمران خان کی حکومت میں خیبر پختونخوا کے لئے حل ہو گا۔

(سیکشن 3: تفصیلات)

(محصولات اور اخراجات):

جناب سپیکر!

اب میں بجٹ کے اعداد و شمار کو تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔ پہلے ہم محصولات پر جلدی نظر ڈالتے ہیں۔

- 453.2 ارب روپے Federal Tax Assignment۔
- 54.5 ارب روپے Divisible pool سے One percent war on terror کی مد میں۔
- 25.6 ارب روپے تیل اور گیس کی رائلٹیز اور سر چارجز۔
- 21.2 ارب روپے بجلی کا خالص منافع۔
- 34.5 ارب روپے NHP کے بقایا جات۔
- 53.4 ارب روپے صوبائی ٹیکس اور نان ٹیکس محصولات۔
- 82 ارب روپے Foreign Projects Assistance۔
- 24.7 ارب روپے دیگر ذرائع سے حاصل ہوں گے۔
- قبائلی اضلاع کے لئے گرانٹس، 151 ارب روپے۔
- اس طرح کل محصولات 900 ارب روپے ہیں۔

(اخراجات):

جناب سپیکر! اب ہم اخراجات کا جائزہ لیتے ہیں۔

Settled اضلاع کے لئے:

- تنخواہیں 256ارب روپے
پچھلے سال ایک ارب روپے کا بھی اضافہ نہیں ہوا۔
- پنشن 69.9ارب روپے
- نان سیلری(O&M Contingency & District Non Salary) 93.5ارب روپے
- دیگر جاری اخراجات 37.6ارب روپے
- صوبائی ترقیاتی پروگرام 108ارب روپے
- ضلعی ترقیاتی پروگرام 46ارب روپے
- Foreign Development assistance 82 ارب روپے
- کل 693 ارب روپے

اور

- ضم شدہ اضلاع کے لئے (بشمول صوبے کی طرف سے دیئے گئے) 11ارب روپے
- جاری اخراجات 79ارب روپے
- ترقیاتی بجٹ 83ارب روپے
- کل بجٹ 162ارب روپے
- کل سرپلس 45 ارب روپے

اور اس طرح

- کل اخراجات 900ارب روپے

پورے بجٹ کی ڈیٹیلز تو آپ کے سامنے ہیں، میں سیکٹر اور ڈیپارٹمنٹ وائز کل موٹی ڈیٹیلز دیتا ہوں:

- ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن تعلیم کے لئے ٹوٹل بجٹ 129.4ارب روپے اور فارن پراجیکٹس سے 7.7ارب روپے۔
- اعلیٰ تعلیم کے لئے 19.6ارب روپے اور فارن پراجیکٹس اسسٹنس سے 9.4کروڑ۔
- صحت کے لئے 86.5ارب اور فارن پراجیکٹس سے 1.8ارب روپے۔
- سپورٹس اور ٹورازم اور یوتھ کے لئے 7ارب اور فارن پراجیکٹس سے تین ارب

- اربن ڈیویلپمنٹ 6.7 ارب۔
- ایگریکلچر یا زراعت کے لئے 12.1 ارب اور فارن پراجیکٹس سے 5.3 ارب۔
- سائنس ٹیکنالوجی اور آئی ٹی کے لئے 74.9 کروڑ اور فارن پراجیکٹس سے 35.6 کروڑ۔
- انوائرنمنٹ اور فارسٹ، ماحولیات اور جنگلات کے لئے 7.6 ارب۔
- انڈسٹریز یا صنعت کے لئے 4.7 ارب اور 82 کروڑ فارن پراجیکٹس اسسٹنس۔
- سی اینڈ ڈبلیو کے لئے 12 ارب اور فارن پراجیکٹس سے، سی اینڈ ڈبلیو کے لئے 20.1 ارب اور فارن پراجیکٹس سے 12.4 ارب۔
- ایری گیشن کے 14.1 ارب اور فارن پراجیکٹس سے 3.7۔
- Drinking water یا پی ایچ ای کے لئے 10.95 اور فارن پراجیکٹس سے ایک ارب۔
- ریلیف 10.3 ارب اور فارن پراجیکٹس سے 70 کروڑ۔
- ڈسٹرکٹس اے ڈی پی 46 ارب اور
- لوکل گورنمنٹ میں 10.5 ارب اور فارن پراجیکٹس سے 3.9 ارب۔

یہ ڈسٹرکٹ اے ڈی پی کے علاوہ ہے، یہ کچھ اہم سیکٹرز کا بجٹ تھا Settled اضلاع کے لئے اور قبائلی اضلاع کے لئے سب سے پہلے تو:

- دس سالہ Plan کے لئے جو ڈیویلپمنٹ بجٹ کا حصہ ہے، وہ 59 ارب اور اس کے بعد
- ایلمنٹری ایجوکیشن 9.04 کروڑ، ڈیویلپمنٹ 3.6 ارب۔
- اعلیٰ تعلیم 2.1 ارب اور ڈیویلپمنٹ 54.9 کروڑ۔
- ہیلتھ 1.5 ارب اور ڈیویلپمنٹ 1.75 ارب۔
- ریلیف، جس میں ٹی ڈی پی بجٹ شامل ہیں، 17.1 ارب اور ڈیویلپمنٹ ہے 8.4 کروڑ۔
- ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز، پولیس اور جیلز کے لئے، جن میں لیویز اور خاصہ دارز کی ریگولرائزیشن شامل ہے، 16.95 ارب اور 9.4 کروڑ ڈیویلپمنٹ۔
- کمیونیکیشن اور ورکس، یعنی سی اینڈ ڈبلیو 1.48 ارب اور ڈیویلپمنٹ 5.6 ارب۔
- ریونیو اینڈ اسٹیٹ، 3.1 ارب اور ایک کروڑ۔
- ایگریکلچر، ایک ارب اور 1.3 ارب ڈیویلپمنٹ۔

- پی ایچ ای،97.5کروڑاور ڈیویلپمنٹ ایک ارب۔
- ایری گیشن،14.9کروڑاور ڈیویلپمنٹ1.3ارب۔
- انوائرنمنٹ اینڈوائلڈلائف،33.8کروڑاور ڈیویلپمنٹ87.5۔
- لوکل گورنمنٹ،30.2کروڑاور ڈیویلپمنٹ65.1۔
- یوتھ سپورٹس اینڈٹورازم،ٹوٹل بجٹ76.5کروڑاور
- انرجی اینڈپاور،ٹوٹل بجٹ53.4کروڑ۔

یاد رکھیں کہ قبائلی اضلاع کے بجٹ میں، تمام اہم محکموں کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا جب یہ 10 years development plan کے 59ارب روپے بھی ڈسٹری بیوٹ ہو جائیں گے۔ جیساکہ میں نے پہلے ہی کہا تھاکہ اس سال ترقیاتی بجٹ بڑھاکے ہمارے پاس ڈیویلپمنٹ کے لئے بہت سی Spaceآ گئی ہے،اس لئے ہم پرانی سکیموں کو بھی زیادہ پیسہ دے سکتے ہیں اور نئی سکیمیں بھی بہت سی ڈال سکتے ہیں۔آپ کے پاس سپیچ کی Highlightsمیں بہت سے پراجیکٹس ہیں اور اس کے علاوہ اے ڈی پی میں ساری ڈیٹیلز ہے، میں کچھ آپ کوSelective جو ہےProjects highlightکروں گا۔

(2019-20کے بجٹ کی خصوصیات):

(Settledاضلاع۔جاری اور ترقیاتی اخراجات)

(صحت کی سہولیات کی بہتری)

- اس سال ان شاء اللہ تمام خیبر پختونخوا میں ہر خاندان کو صحت انصاف کارڈ ملے گا (تالیاں) اور خیبر پختونخواوہ پہلا صوبہ بنے گا جو کہ پاکستان میں اپنے تمام Citizensکو Universal Health Coverageدے گا۔
- اس کے علاوہ ہم نے 7 ارب روپے رکھے ہیں ہیلتھ میں اعلیٰ معیار کے ہسپتالوں کی Equipmentsاور Expansionکے لئے۔
- 500 ملین یا50کروڑ سے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز اور سیکنڈری ہاسپیٹلز میں ہم نے دوائیوں کا بجٹ ڈبل کیا ہے اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو وہ بھی زیادہ کریں گے کیونکہ ہم نے غریبوں کو مفت دوائی دینی ہے اور

- غریب کینسر Patients کے علاج کے لئے ہم نے 82 کروڑ روپے کی رقم رکھی ہے، اس کے علاوہ

- ہیلتھ میں Secondary، Tertiary اور Primary facilities کا ایک بڑا Portfolio ہماری نئی ہیلتھ پالیسی کے تحت جو ہے وہ رواں ہے جس میں نئے پراجیکٹس بھی ہیں، پرانے بھی ہیں اور ہر ضلع میں ہے۔

(بہتر ہنگامی خدمات کی فراہمی)

- (ریسکیو 1122 سروسز کو تمام صوبے تک پھیلانے کے پروگرام کے تحت چار نئے اضلاع جن میں لکی مروت، ملاکنڈ، شانگلہ اور دیر لوئر تک توسیع، جس میں ایک ہزار نئی آسامیاں رکھی جارہی ہے)

(28000 سکولوں کو بہتر بنانا)

تعلیم کو آتے ہیں:

- تعلیم میں Settled districts میں کیونکہ ابھی ہم Settled districts کی بات کررہے ہیں، ہم ان شاء اللہ اس سال 21 ہزار ٹیچرز کی بھرتی کریں گے (تالیاں) تاکہ تین چار سال میں 65 ہزار ٹیچرز کی بھرتی کرکے کوئی بھی سکول اس صوبے میں ایسا نہ ہو جس میں چار سے کم ٹیچر ہوں تاکہ ہمیشہ کے لئے ہم Multi grade teaching کا چیلنج اپنے سکولوں سے ہٹائیں اور اس کے علاوہ ہم

- تین ہزار نئے Merit based ASDEOs کی بھرتی بھی کریں گے اور دو تین سال میں سات ہزار کی کریں گے تاکہ تین تین سکولوں پہ ایک ASDEO سکولوں کی نمائندگی کریں۔ اصل معنوں میں ایک ہیڈ ٹیچر ہو کیونکہ فی الحال ایک ایک ASDEO کے پاس 45 سکولز ہیں اور ایک ASDEO ان 45 سکولوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ ہائر ایجوکیشن میں بھی ہم بہت سے پراجیکٹس کررہے ہیں اور اس کے علاوہ

- ہم اپنے بہترین یونیورسٹیز سے گریجویٹس کو لیں گے اور ان کو سرکاری سکولوں میں ٹیچرز کے طور پہ ڈالیں گے، اس پروگرام کو ہم "پختونخوا د پارہ" کا نام دیں گے اور مزید نوکریاں بھی پیدا کریں گے اور تعلیم کا معیار بھی بہتر کریں گے۔

- 700 جدید Preschools, early childhood اور کلاس رومز بھی بنائیں گے، اپنے دور میں ٹوٹل دس ہزار بنائیں گے اور چھ ہزار نئے کلاس رومز پرائمری اور سیکنڈری سکولز میں اس سال اور

- 15 ہزار سے زیادہ پانچ سال میں اور مزید بھی بہت سی سکیمیں ہیں۔

(کالجزاور یونیورسٹیز کی ترقی)

کالجزاور یونیورسٹیز کی ڈیٹیل آپ کے سامنے ہے لیکن اس سال ہم صوبے کی بہترین یونیورسٹی اور پورے ملک میں ایک Unique University, Pak Austrian Fachhochshule Institute جس کے لئے ہم نے ایک ارب روپے رکھے ہیں، اس کا افتتاح بھی کریں گے اور اس کو پورے پاکستان کے لئے سب سے بہترین ٹیکنیکل یونیورسٹی بھی بنائیں گے اور

- مزید نوکریاں اور سروس ڈیلیوری بہتر کرنے کے لئے ہم Rescue 1122 کو چار مزید اضلاع میں Expand کریں گے جس میں لکی مروت، ملاکنڈ، شانگلہ اور لوئر کوہستان شامل ہیں اور ان شاء اللہ اپنے دور میں 1122 کو صوبے کے ہر ضلع میں لے جائیں گے، صرف اس سال ان چار ضلعوں کی Expansion سے 1122 میں بھی ایک ہزار سے زیادہ نوکریاں پیدا ہوں گی۔

(نجی شعبے میں روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور معیشت کی ترقی)

جناب سپیکر!

ہم نے اس کے علاوہ اپنے نوجوانوں کے لئے بہت کچھ کرنا ہے، خواتین کے لئے بہت کچھ کرنا ہے، جو نوجوان Entrepreneurs ہیں، SME Sector کے لئے بہت کچھ کرنا ہے، یہ دو تین سیکٹرز میں پھیلے ہوئے ہیں، اان میں بھی میں آپ کو چند پراجیکٹس جو کہ ہماری معیشت کو بڑھائیں گے اور نوکریوں کو Improve کریں گے۔

- رشکئی اکنامک زون کی ڈیویلپمنٹ کے لئے جو سی پیک کے نیچے اس ملک میں سب سے پہلا سپیشل اکنامک زون ہو گا، 50 کروڑ سے زیادہ فنڈ تاکہ وہاں پہ سڑکیں بنیں اور وہ جلد سے جلد آپریشنل ہو۔
- نوجوانوں، خواتین اور دیگر Entrepreneurs کے جدید پروگراموں کے لئے دو ارب روپے۔
- KP Impact Challenge صوبے کا بہترین نوجوانوں کے لئے ایک Revision fund تھا، اس کے لئے دو ارب روپے کرنٹ بجٹ سے رکھے گئے ہیں۔
- SME کے لئے ایک نیا Access to Finance Fund جس میں ہم ایک ارب روپے کرنٹ سائیڈ سے رکھیں گے اور ایک نیا ادارہ بھی بنائیں گے۔

- KP Skill Development Fund جو کہ TEVTA کے ساتھ ساتھ بہترین Private sector provider ہے، اس کو لائے گا اور ان سے نوجوانوں کو Trained کرائے گا تاکہ ہمارے نوجوانوں کو پبلک سیکٹر میں اور پرائیویٹ سیکٹر میں بہترین ٹرینگ اور نوکریاں ملیں۔
- مختلف Youth Development Projects کے لئے 50 کروڑ روپے کی فراہمی۔
- TEVTA کے تحت، TEVTA کے بجٹ کے تحت کم از کم دس پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپس تاکہ پورے پاکستان سے بہترین ادارے آئیں اور TEVTA کے انسٹی ٹیوٹ کو پبلک سیکٹر کے ساتھ استعمال کرے اور بہترین ٹرینگ دیں۔ اور اس کے علاوہ
- بونیر میں دس کروڑ روپے کی Initial allotment سے بونیر ماربل سٹی کے قیام پر بھی کام کریں گے۔

(کھیل اور سیاحت کا فروغ)

سپورٹس اور ٹورازم ہمارا ایک فلیگ شپ سیکٹر ہے۔

- ورلڈ بینک کے تعاون سے KITE Program جس سے پورے صوبے کی ٹورازم کو فروغ ملے گی، اس میں صرف اس سال 3.7 ارب روپے کے منصوبے، اس کے علاوہ جو ہمارے دو سب سے زیادہ ٹورسٹ کے Potential کے سیکٹرز ہیں
- ملاکنڈ اور ہزارہ میں نئے سیاحتی مقامات کی ترقی اور روڈز کے لئے صرف اس سال ایک ارب روپے کی فراہمی اور شیخ بدین کے لئے بھی سڑک بنانے کے لئے 15 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں، (تالیاں)   بہت سے اور پروگرامز ہیں، ایک دو کا میں ٹورازم میں ذکر کروں گا۔
- ایک ہزار کھیلوں کے میدان ہم پورے صوبے میں بنائیں گے جس کے لئے اس سال 50 کروڑ روپے اور صرف اس سال
- سات جدید Sports Complexes میں پورے صوبے میں کام ہو گا۔
- تمام صوبے میں مزید سپورٹس جس میں ہاکی، سکوائش اور مزید سپورٹس بھی شامل ہیں، ان کے لئے بھی سپیشل فنڈنگ اور جیسا کہ آپ نے سنا ہے کہ ٹورسٹس کے لئے
- ٹورازم پولیس کے بنانے کے لئے بھی فنڈنگ شامل ہے۔

ہمیں ہر ضلع کو ترقی دینی ہے، ہر شہر کو اور ہر رورل ایریا کو ترقی دینی ہے۔ پشاور ہمارا دارالحکومت ہے، اس کے لئے پورا ایک پراجیکٹ کا پیکج ہے جس میں رینگ روڈ کی، روڈ ڈیویلپمنٹ اور دو چیزوں کا میں خاص طور پر ذکر کروں گا۔

- WSSP کو دوسری شفٹ، اتوار کو آپریشن اور Urban سے Semi urban اور اس کے بعد رورل ایریا میں Expand کرانے کے لئے کرنٹ اور ڈیویلپمنٹ بجٹ میں ہم نے دو ارب روپے رکھے ہیں تاکہ ہم پشاور کو صاف ترین شہر بنا سکے۔ اس کے علاوہ
- رینگ روڈ کی تعمیر، نئے بس سٹینڈ، Peshawar Uplift Program اور ریگی ماڈل ٹاؤن کے لئے 4.5 ارب روپے دیئے جائیں گے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ پسماندہ ترین ڈسٹرکٹس کے لئے بھی ایک پیکج ہے اور پورے صوبے کو Sustainable Development جو کہ پورے پاکستان کی Commitment ہے، اس کے نیچے بھی ایک پروگرام بنایا ہے تاکہ ہر ضلع، ہر شہر، ہر حلقہ ترقی کرے۔

آگے بڑھتے ہوئے روڈز کا اور انرجی کا بھی بہت بڑا Portfolio ہے، وہ بھی آپ کو اس کے سائز سے بھی پتہ چلے گا اور جو ہم آئی ٹی اور ٹیکنالوجی کی طرف بھی جا رہے ہیں، اس میں بھی ہم اس سال خاطر خواہ پراگریس کریں گے۔

(ای گورننس اور جدت پسندی کا فروغ)

ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس پوری گورنمنٹ کو Paperless بنائیں گے، فائل کو ختم کریں گے جب ہماری اے ڈی پی کی ڈسکشنز ہو رہی تھی تو سی ایم صاحب نے کہا کہ اس پروگرام کا افتتاح میرے دفتر سے ہو، سب سے پہلے

- سی ایم کا دفتر Paperless بنے گا اور اس کے لئے ہم نے اس سال ڈیویلپمنٹ پروگرام میں پیسے رکھے ہیں۔
- پورے صوبے میں ہم Citizen Facilitation Centers بنائیں گے جس میں پہلا ایک Citizen Facilitation Centre اس سال پشاور میں بنے گا تاکہ ساری سروسز عوام کو ایک ہی چھت کے نیچے ملے۔
- Digital Jobs میں ترقی کے لئے بھی پیسے ہیں اور ان شاء اللہ اس سال ہم

- لینڈ ریکارڈ کی Digitalization کو بھی تقریباً کمپلیٹ کریں گے۔

(Green Growth کا فروغ)

- ماحولیات میں 2.8 ارب روپے، بلین ٹرین سونامی اور دس بلین ٹری سونامی کے لئے تاکہ ہم پورے صوبے کو سرسبز کریں۔

(مساوات اور ہم آہنگی کا فروغ)

اس کے علاوہ مساوات اور ہم آہنگی کے فروغ کے لئے دینی مدارس پر بھی پیسہ لگائیں گے اور اقلیتوں کے لئے بھی بہت سے سکیمز ہیں جس میں:

- Skill Development Scheme اور پشاور میں سکھ برادری کے لئے کمیونیٹی سنٹر بنانے کا سکیم بھی موجود ہے۔

زراعت اور آبپاشی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس میں بہت سے سکیمز ہیں لیکن خاص طور پر ہم نے دو ارب روپے Settled districts کے بجٹ سے دیئے ہیں تاکہ پی ایم کا جو ترقیاتی پروگرام ہے، اس پر ایگریکلچر اور لائیوسٹاک دونوں میں پراگریس ہو اور اس کے علاوہ مزید سیکٹرز میں بھی بہت سا پیسہ لگ رہا ہے۔ ہمارا ٹوٹل میں دوبارہ سے کہتا ہوں، Settled اضلاع میں ترقیاتی بجٹ اس طرح 236 ارب روپے ہے۔

اس طرح قبائلی اضلاع کے پراجیکٹس کی ڈیٹیل بھی دی گئی ہے، میں صرف چار پانچ پراجیکٹس کا ذکر کروں گا اور اس میں بہت سے بڑے پراجیکٹس 59 ارب روپے سے بنیں گے جو کہ قبائلی اضلاع کے دس سالہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اس سال خرچ ہوں گے جس میں سے پہلے وہ سارے اعلانات جو پرائم منسٹر اور چیف منسٹر نے کئے ہیں، روڈز، میڈیکل کالجز، یونیورسٹیز ان سب پہ کام ہوگا۔ اس کے علاوہ قبائلی اضلاع کے لئے Loans کے سکیم انٹرسٹ فری، بینک آف خیبر اور مزید اداروں سے کم از کم دو ارب روپے، قبائلی اضلاع میں بجلی کا نظام ٹھیک کرنے کے لئے ساری TESCO کی اپ گریڈیشن، فلیگ شپ پراجیکٹ جیسے خیبر طورخم ریلوے، ایجوکیشن میں سارے سکولز کی Uplift standardization، سترہ ہزار نوکریاں، ہیلتھ میں سارے ہسپتال Uplift اور Rehabilitation اور ان شاء اللہ پاکستان کا سب سے بڑا اور بہتر Stipend Program بھی بنائیں گے تاکہ قبائلی اضلاع کی بچیاں پرائمری سکولز اور سیکنڈری سکولز میں جا سکیں، تعلیم یافتہ بنیں۔

(تالیاں)

(سیکشن 4: اختتامی کلمات)

جناب سپیکر!

اب میں اپنے سپیچ کے اختتام پہ آؤں گا، ڈیٹیلز تو اور بھی بہت ساری ہیں لیکن ہم نے آگے کام کرنا ہے۔ آخر میں میں مشکور ہوں فنانس اور پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کا اور اپنی ٹیم کا، خاص طور پر اے سی ایس پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ شہزاد بنگش، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ عاطف رحمان، سیکرٹری ٹو چیف منسٹر کیونکہ اس آفس کا بہت بڑا Role ہوتا ہے بجٹ میں، شہاب علی شاہ اور Last but not the least، سیکرٹری فنانس شکیل قادر کہ ایک ٹیم بن کے انہوں نے کام کیا، اس وجہ سے ہم آج ایک ایسا بجٹ پیش کر سکے ہیں جس میں مجھے یقین ہے کہ یہ صوبہ ریکارڈ ترقی کرے گا۔ اس سے بھی زیادہ میں وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمود خان، اپنے Cabinet colleagues اور اپنے Assembly colleagues کا بھی مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے بھروسہ کیا اور یہ Space دی کہ ہم شاید پورے پاکستان میں سب سے بڑا Reforms oriented budget لا سکیں اور ایک پرسنل نوٹ پہ میں اپنے حلقے کے عوام کا، اپنے گاؤں اور علاقے کے عوام کا بھی مشکور ہوں اور اپنے سپورٹرز کا کہ وہ بھی سمجھ رہے ہوں گے کہ تیمور جھگڑا پچھلے چھ مہینے سے کہاں غائب رہا ہے لیکن اگر میں اور آپ کی یہ ٹیم پورے صوبے کے بجٹ پہ کام نہ کرے تو کیسے ترقی ہو گی، اگر پورا صوبہ ترقی کرے گا تو ہر شہر ترقی کرے گا، ہر ضلع ترقی کرے گا، ہر حلقہ ترقی کرے گا۔ End میں میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہوں گا کہ شاید آپ کی Written speech میں ہے بھی۔ چار دن پہلے میں ایک دعا میں گیا، وہاں پہ ایک بزرگ تھا، اس نے بات کرنا شروع کی تو میں نے ان سے پوچھا مہنگائی کے بارے میں کہ مہنگائی بہت زیادہ ہے، آپ کا کیا خیال ہے تو وہاں پہ دو تین اور لوگ بھی بیٹھے تھے اور یہ ان میں سب سے غریب تھا، تو اس نے کہا کہ مہنگائی اللہ کی طرف سے ہے، اگر ہمارا ایمان ہو، اگر ہم اپنی محنت کریں تو یہ کوئی بڑی چیز نہیں، ہم یہ جگہ بھی پاس کر لیں گے، میں سمجھا کہ یہ اس لئے کہہ رہا ہے کہ اس کے سامنے فنانس منسٹر بیٹھا ہے اور اس نے کیا کہنا تھا، اس کے بعد اس کے دائیں طرف جو بندہ بیٹھا تھا، اس سے کہا "دا څوک دے"، "یہ کون ہے"، اسے پتہ بھی نہیں تھا کہ میں کون ہوں۔ تو میں نے کہا کہ میں وہ بندہ ہوں جو آپ کے لئے بجٹ بنا رہا ہے۔ اس بزرگ کا جذبہ دیکھ کے میرا حوصلہ اتنا بلند ہوا کہ شور تو مشکل فیصلوں کا ہوتا ہے لیکن ہماری عوام باشعور ہے، ہمیں مشکل فیصلے لینے ہیں، وہ ہمارے ساتھ

ہوں گے، ہم نے اس صوبے کو اور اس ملک کو ایک ہی بار اس Challenging معاشی صورتحال سے نکالنا ہے اور ان شاء اللہ عمران خان کی قیادت میں، چیف منسٹر محمود خان کی قیادت میں اور پاکستان تحریک انصاف کے اس دور میں یہ ہم ضرور کریں گے، بہت بہت شکریہ۔

☆پختونخوا، پاکستان زندہ باد☆

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ منسٹر فنانس، بڑے مشکل حالات میں آپ نے بڑی زبردست سپیچ کر لی ماشاء اللہ۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: میں ایک اناؤنسمنٹ کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے آپ نے کیبنٹ کے لئے 12 فیصد سیلریز میں تخفیف کا اعلان کیا ہے، میں نے اور ڈپٹی سپیکر محمود جان صاحب نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہم بھی اپنی تنخواہوں میں 12 فیصد تخفیف کا اعلان کر دیں۔ دوسرا میں ہاؤس کی توجہ کے لئے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جو عمران خان کا Austerity Measures Program ہے اور ہر چیز میں بچت کی جاتی ہے، ہم نے بھی کوشش کی ہے، ہمارے اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس سال 11 کروڑ 36 لاکھ روپے کی بچت کی ہے، اپنے بجٹ کے اندر جو پیسے ہم نے بچائے ہیں اور آئندہ سال ہم مزید ان شاء اللہ Austerity measures کریں گے، تو یہ میں تھوڑا سا وقفہ دینا چاہتا تھا فنانس منسٹر صاحب کو کہ وہ ذرا سانس لے لیں، ابھی ان سے گزارش ہے کہ وہ فنانس بل کو Introduce کریں۔

فنانس بل مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2019.

Minister for Finance): Mr. Speaker, I request to lay on the table the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill 2019.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے رواں مالی سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House Supplementary Budget for Financial year 2018-19. Honorable Minister for Finance, please.

Minister for Finance: I beg to lay before the Provincial Assembly the Supplementary Budget Statement for the financial year 2018-19.
Mr. Speaker: The Supplementary Budget for the financial year 2018-19 stands presented.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کے لئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے گی تاہم بعد میں باضابطہ طور پر اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ مندرجہ بالا آرٹیکل کی روشنی میں اب میں مالی سال 2018-19 کا 27 ارب 92 کروڑ 55 لاکھ 33 ہزار 430 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

(اخراجات جاریہ):

3۔ مالی سال 2018-19 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 430 ارب روپے لگایا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم تقریباً 403 ارب روپے ہو گئی ہے۔ اس طرح مجموعی نظر ثانی شدہ تخمینہ جاریہ میزانیہ کے تخمینے سے کم ہے تاہم بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ تخمینہ سے زائد خرچ کرنا پڑا یا گرانٹس کے اندر نئے Objects کے لئے رقوم مختص کی گئیں جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 12 ارب 82 کروڑ 78 لاکھ 65 ہزار 410 روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

01	صوبائی اسمبلی	5 کروڑ 55 لاکھ 13 ہزار روپے
02	محکمہ امور داخلہ	10 لاکھ 30 ہزار روپے
03	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	1 ارب 16 کروڑ 53 لاکھ 39 ہزار روپے
04	محکمہ مواصلات و تعمیرات	2 کروڑ 2 لاکھ 80 ہزار روپے
05	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ	1 ارب 67 کروڑ 45 ہزار روپے
06	محکمہ جنگلات (جنگلی حیات)	8 کروڑ 22 لاکھ 52 ہزار روپے

07	آبپاشی	34کروڑ37لاکھ76ہزارروپے
08	پنشن	9ارب34کروڑ29لاکھ26ہزارروپے
09	ڈیٹ سروسنگ/(Debt Servicing) Loan from Federal Govt. discharged)	81کروڑروپے
10	دیگر	4ہزار410روپے
	کل میزان	12ارب82کروڑ78لاکھ65ہزار410 روپے

جناب سپیکر!

4۔ (ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں):

ا۔ صوبائی اسمبلی کو پلانٹ اور مشینری کی خریداری کی مد میں 5 کروڑ 55 لاکھ 13 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۲۔ محکمہ امور داخلہ کو الاؤنسز، پوسٹیج اینڈ ٹیلیگراف، یوٹیلیٹیز، ٹی اے، سٹیشنری اینڈ 'ایکوپمنٹ' کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے10لاکھ30ہزارروپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۳۔ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کو پشاور ہائی کورٹ، ڈسٹرکٹ جوڈیشری اور ضم شدہ نئے اضلاع کے لئے نئی آسامیوں کی تخلیق، بارایسوسی ایشن کے لئے گرانٹس، عمارات کی مرمت و دیکھ بھال، ٹی اے اور پی او ایل، سٹیشنری، کمپیوٹرز اور آئی ٹی 'ایکوپمنٹ' کی خریداری، بلڈنگ رینٹ، یوٹیلیٹیز بلز، گاڑیوں اور فرنیچر کی خریداری اور دیگر اخراجات پورے کرنے کے لئے 1 ارب 16 کروڑ 53 لاکھ 39 ہزار روپے کی رقم جاری کی گئی۔

۴۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے ملازمین کے لئے الاؤنسز، خاص طور پر ٹیکنیکل الاؤنس اور ٹریننگ کورس فیس اور دیگر مختلف ضروریات پوری کرنے کے لئے 2 کروڑ 2 لاکھ 80 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۵۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو تنخواہوں اور الاؤنسز، بجلی کے بل، ایل پی آر اور مشینری اور آلات کی مرمت کی مد میں 1 ارب 67 لاکھ 45 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۶۔ محکمہ جنگلات (جنگلی حیات) کو پشاور چڑیا گھر میں آسامیوں کی تخلیق، تنخواہوں اور الاؤنسز، شہداء پیکج، پرندوں کی خوراک، پی او ایل، ٹی اے اور دوران ملازمت وفات پانے والے ملازمین کے ورثاء کی مالی امداد اور دیگر ضروریات کے لئے 8 کروڑ 22 لاکھ 52 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۷۔ محکمہ آبپاشی کو تنخواہ الاؤنسز، ٹی اے، ایل پی آر اور مکمل شدہ ترقیاتی سکیموں، سی آر بی سی کے لئے گرانٹ، ٹیوب ویلز کے لئے فنڈز، گومل زام ڈیم کی مرمت دیکھ بھال اور دیگر ضروریات کی مد میں 34 کروڑ 37 لاکھ 76 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۸۔ جولائی 2018 سے پنشن اضافہ اور پنشن کی ادائیگی کی مد میں 9 ارب 34 کروڑ 29 لاکھ 26 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

۹۔ مرکزی حکومت کے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے 81 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی۔

۱۰۔ دیگر محکمہ جات کے لئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم کے اندر رہتے ہوئے کچھ نئے مدات میں رقوم جاری کی گئی ہیں جن کے لئے ٹوکن سپلیمنٹری کے طور پر کل 4 ہزار 410 روپے کی رقم مہیا کی گئی۔

جناب سپیکر!

5۔ میں نے جو تفصیلات پیش کی ہیں، ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کے لئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

(ترقیاتی اخراجات):

6۔ اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ مالی سال 19-2018 کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 108 ارب 90 کروڑ روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 121 ارب 16 کروڑ 6 لاکھ 13 ہزار روپے ہو گیا ہے۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 12 ارب 26 کروڑ 6 لاکھ 13 ہزار روپے کا اضافہ ہوا تاہم 15 ارب 9 کروڑ 76 لاکھ 68 ہزار 20 روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کے لئے ہماری بجٹ سے ماسوائے 3 ارب 49 کروڑ 82 لاکھ 19 ہزار روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں یا کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے اضافی رقوم فراہم کیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

1	وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم	3 ارب 49 کروڑ 82 لاکھ 19 ہزار روپے

2	صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے اضافی رقم	11ارب59کروڑ94لاکھ49ہزار20روپے
	میزان	15ارب9کروڑ76لاکھ68ہزار20روپے

جناب سپیکر!

7۔ آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

1	اخراجات جاریہ	12ارب82کروڑ78لاکھ65ہزار410روپے
2	ترقیاتی اخراجات	15ارب9کروڑ76لاکھ68ہزار20روپے
	میزان	27ارب92کروڑ55لاکھ33ہزار430روپے

جناب سپیکر!

8۔ میری گزارشات تحمل سے سننے کے لئے میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆پاکستان زندہ باد☆

(تالیاں)

بجٹ اجلاس کی کارروائی کا بروز ہفتہ واتوار کے دن منعقد کرانے کے لئے قاعدہ کا معطل کیا جانا.

Mr. Speaker: Finance Minister, to please move the motion.
Minister Finance: Mr. Speaker! I wish to move that under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, proviso attached to sub-rule (i) of rule 20 of the said rules, may be suspended and this Assembly may be allowed to hold sittings on Saturdays and Sundays during the current session of the Assembly to transact business relating to various stages of the Budget.
Mr. Speaker: The motion before the House is, that the motion for suspension of proviso attached to sub-rule (i) of rule 20 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business, 1988, moved by the honorable Minister, may be adopted and the House may be allowed to hold sitting on Saturdays and Sundays respectively for transaction of

Budget relating business during the current Assembly session? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The motion is adopted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ یو این ڈی پی نے بروز جمعرات بوقت صبح دس بجے تا دو بجے پرل کانٹینٹل ہوٹل پشاور میں بجٹ برائے مالی 20-2019 پر بحث اور مذاکرے کا اہتمام کیا ہے، نیز PIPS بھی مباحثہ صوبائی اسمبلی کے جرگہ ہال میں مورخہ 24 جون کو مذکورہ وقت پر منعقد کرے گی، لہذا تمام معزز ممبران اسمبلی کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے، اس سے آپ کی بجٹ کے اوپر Capacity building ہو گی۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm Friday, the 21st June, 2019.

(اجلاس بروز جمعۃالمبارک مورخہ 21 جون 2019ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)